بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

Maler Kotla

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج بارہ بجے بذریعہ کار لاہور سے واپس تشریف لائیں۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے ۔ ہمارے محترم بھائی شیخ عبدالواحد صاحب مجاہد تحریک جدید کی چھوٹی بچی فوت ہو گئی جس کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھایا احباب ۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ آج سے گیارہ دن کی رخصت پر ہیں۔ جناب مولوی فرزند علی خاں صاحب ناظر بیت المال قائم مقام ناظر اعلیٰ کے فرائض سر انجام دیں گے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب آج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ

جلد ۳۰ | ۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۵ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۰۱

نامہ نگار الفضل قادیان ـــــ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

اخبار ہندوستان ٹائمز کا ایک آیت قرآنی سے تمسخر

مغربی تہذیب و تمدن میں بعض باتیں ایسی ہیں۔ جو ہندوستانی مذاق کے بالکل خلاف ہیں۔ اور متانت و سنجیدگی بھی انہیں درست قرار نہیں دے سکتی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ہندوستانی جو غیر ملکی حکومت کے جوئے سے آزاد ہونے کے لئے بڑے بے تاب نظر آتے ہیں وہ غیر ملکی خلاف تہذیب و متانت حرکات کا ارتکاب باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ اسی قسم کی حرکات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ کسی معزز اور محترم انسان کی نہایت بھونڈی سی ہیئت بنا کر اس کا نام "کارٹون" رکھدیا جاتا ہے۔ اور اس کی تشریح ایسے رنگ میں کی جاتی ہے۔ جو مذاق اور تمسخر کا پہلو لئے ہوئے ہوتی ہے۔ پھر اس بات کی بھی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ کہ جس شخصیت کے متعلق اس قسم کا طریق عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے حلقہ میں کس قدر معزز اور کتنی قابلِ احترام ہے۔

ہم اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس قسم کی تمام حرکات کو جو کسی پر تمسخر اڑانے اور استہزاء کرنے کے لئے کی جائیں ناپسندیدہ سمجھتے ہیں۔ اور ان کے انسداد کے خواہاں ہیں لیکن اگر اس وقت ہماری اس صدائے احتجاج کو مغربیت کے زہریلے نقارخانہ میں طوطی کی آواز سمجھا جا سکتا ہے۔ تو اتنی اصلاح تو ضرور ہو جانی چاہیئے۔ کہ کسی کو کسی مذہبی پیشوا کے متعلق اس قسم کی نازیبا حرکت کی اجازت نہ ہو۔ یا کسی مذہبی حکم اور ارشاد کو ہنسی اور تمسخر کے سلسلہ میں استعمال نہ کیا جائے۔

یہ کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ بعض اخبارات اس بات کی پروا نہیں کرتے۔ اور دیدہ دانستہ کسی مذہبی پیشوا کی اس رنگ میں تحقیر کر کے یا کسی شرعی حکم کو نشانہ تمسخر بنا کر دل آزاری کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں دہلی کے اخبار "ہندوستان ٹائمز" (۲۰ر اپریل) نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک کارٹون شائع کیا ہے۔ جس میں چودھری صاحب کے ایک طرف ایک چینی عورت بٹھا کر اس کے متعلق لکھا ہے:-

Agent General ship in China.

اور دوسری طرف ایک یورپین عورت بٹھا کر اس کے متعلق لکھا ہے:-

Federal Court

اور اوپر لکھا ہے:-

Zafrullah Retains lien on his old post besides his new one. Shariat recognises four.

یعنی ظفر اللہ خان نے عہدہ پر فائز ہوتے ہوئے پرانے عہدہ پر اپنا حق قائم رکھتے ہیں شریعتِ اسلامیہ چار (بیویوں) تک کو جائز قرار دیتی ہے۔

گویا اس تمسخر میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو چار تک بیویاں کرنے کی اجازت ہے اور یہ صریح طور پر اسلام اور قرآن کریم کی ہتک ہے۔ جسے نہ مسلمان برداشت کر سکتے ہیں۔ اور نہ حکومت کو اس کی اجازت دینی چاہیئے۔ یہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کو مسلمان خدا تعالیٰ کا الہام اور اس کا کلام یقین کرتے ہیں۔ اور اس کی کسی بات کو بالکل بے محل اور بے جا کسی تمسخر کے سلسلہ میں استعمال کرنا کلام الٰہی کی ہتک خیال کرتے ہیں۔ پھر معلوم نہیں "ہندوستان ٹائمز" نے اس قسم کی بے ہودہ جسارت کیوں کی۔ اسے اپنی اس حرکت پر ندامت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور اس بارے میں حکومت کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔

اخلاق سے گری ہوئی بات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی انذاری پیشگوئی پوری ہونے پر جب اس کا ذکر اخبار میں اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ خشیت اللہ رکھنے والے لوگ اس سے سبق حاصل کریں۔ اور مومنین کا ایمان تازہ ہو۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب ایک مقررہ فقرہ اس مفہوم کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ کہ قادیانی پریس دوسروں کے مرنے پر خوشی مناتا ہے۔ حالانکہ خدا بہتر جانتا ہے۔ ہمیں کسی کی مصیبت یا موت پر قطعاً کوئی خوشی نہیں بلکہ افسوس ہوتا ہے۔ اور ہم دوسروں کے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے نشان کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ہم پر اس قسم کی خوشی کا بے جا الزام لگانے والے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جناب میر قاسم علی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کا ایسے رنگ میں ذکر کیا ہے۔ جو اخلاق سے بعید ہے۔ انہیں اس موقعہ پر بھی صرف اس روپیہ کی وصولی یاد آئی۔ جو ایک غیر مسلم نے شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خاص اغراض کے ماتحت ان کو دے دیا تھا۔ اس سے جہاں ان کی حد سے بڑھی ہوئی حرص زر کا پتہ لگتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسے انسان پر بھی چوٹ کرنے سے باز نہ رہ سکے۔ جو بذات خود جواب دینے کے لئے اس دنیا میں موجود نہیں۔ اور جو ایسا مرد میدان تھا۔ کہ اس کے مقابلہ سے عاجز آ کر مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے التجا کی تھی کہ اسے روکا جائے۔

ایک گمنام خط اور اسکا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسب ذیل گمنام خط موصول ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ والسلام علی مسیح الموعود العظیم

بعالی خدمت آقائے نعمت پیری و مرشدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بعد از تسلیم عجز و نیاز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد عرض آنکہ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب اخبار الفضل میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کا فرد زندگی بیمہ کرا سکتا ہے۔ (۲) اگر نہیں کرا سکتا تو باوجود حضور کے حکم امتناعی کو نظر انداز کرنے والا جماعت میں رہ سکتا ہے۔ (۳) جس شخص میں بُری عادتیں ہوں۔ اور جماعت میں غداری کرتا ہے۔ اور یتیم احمدیوں اور بیواؤں کے ساتھ اس کا برتاؤ سختی کا ہو۔ اور اس کا لڑکا ایف۔ اے کلاس لاہور کا طالب علم ہو۔ اور ٹوڈیرہ غازیخان کا انٹرنس پاس ہو۔ اور وہ خود پچاس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو۔ وہ احمدی درحقیقت نہ ہو بلکہ ابن الوقت ہو تو کیا جماعت احمدیہ قادیان سے وہ وظیفہ کا حقدار ہو سکتا ہے۔ (۴) ایسے شخص کا تعلق جماعت سے ظالمانہ ہو۔ اس کے ساتھ مرکزی جماعت کا حسن سلوک اور وظیفہ دینا جائز ہے۔

آپ مندرجہ بالا سوالات کو مدنظر فرما کر ایسے شخص کے لڑکے کے وظیفہ اور اس کے احمدی ہونے کا فتوےٰ مہربانی فرما کر شائع اخبار الفضل میں فرما کر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ شاہ ولی اللہ ضلع ڈیرہ غازیخان کی جماعت کی ترقی نہ ہونے کا موجب یہی عبدالقادر والد بشیر احمد متعلم ایف۔ اے کلاس لاہور ہے۔ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں گستاخی معاف فرمانا۔

نوٹ:۔ میری رائے میں ایسے شخص کے پیچھے نمازیں پڑھنا اور ایسے شخص کی مدد کرنا حضرت مسیح موعود کے قول و فعل کے خلاف ہے۔ فقط العارض سگ درِ احمد مسیح بقلم خود

یہ خط لکھنے والے صاحب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "گمنام خطوں کا جواب نہیں دیا جاتا۔ نہ ان پر کوئی کارروائی کی جاتی ہے"

حلقۂ امارت فیروزپور و راولپنڈی

(۱) نظارت تعلیم و تربیت کی رپورٹ پر کہ ضلع فیروزپور کی جماعتوں کی تنظیمی حالت اچھی نہیں ہے۔ یہ بات مناسب سمجھی گئی ہے۔ کہ اس ضلع کی تمام جماعتوں کو امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کے ماتحت رکھا جائے۔ چنانچہ بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس ضلع کی مندرجہ ذیل جماعتیں حلقۂ امارت فیروزپور کے ماتحت کر دی گئی ہیں۔

(۱) چھاؤنی فیروزپور (۲) زیرہ (۳) موگا (۴) سکھانند (۵) فریدکوٹ (۶) فاضلکا (۷) مالانوالہ (۸) سنے ونڈ (۹) کوٹ کپورہ (۱۰) سلیمانکی ہیڈورکس (۱۱) ملیاں

(۲) جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹-۴-۴۲ سے ۳۰-۴-۴۲ تک ملک محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ریلوے شیڈ کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ نیز میاں عبدالرشید صاحب امیر جماعت چونکہ پانچ ماہ کے لئے پہاڑ پر جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی غیر حاضری میں ملک صاحب ہی قائم مقام امیر کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے دلوں کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک کرو

"ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں۔ اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے۔ جو ایک بے باک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا۔ کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔" (کشتی نوح)

احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہونے کے لئے نوجوانوں کی فوری ضرورت

۸/۱۵ احمدیہ کمپنی کے لئے وقتاً فوقتاً تھوڑی تعداد میں احمدی نوجوانوں کی مانگ آتی رہتی ہے۔ اس وقت بھی ۴۸ احمدی نوجوانوں کی فوری ضرورت ہے۔ اس کے متعلق احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کمپنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے ماتحت کھڑی کی گئی تھی۔ اور اس کمپنی میں بھرتی ہونے کے متعلق احمدی نوجوانوں کو آپ کا خاص ارشاد ہے۔

چونکہ اس تعداد کو چند دنوں میں پورا کرنا ہے۔ اس لئے میں جملہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ پنجاب سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے گاؤں قصبہ شہر میں احمدی نوجوانوں کو تحریک کر کے جو احمدی تیار ہوں ان کی تعداد سے مطلع فرمائیں گے۔ جس جگہ الفضل نہ جاتا ہو وہاں دوسری جگہ سے قریب کی جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہاں اطلاع کر دے۔

ناظر امور عامہ

یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے امسال یوم تبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب ۲۴ ہجرت (۲۴ مئی) ۱۳۲۱ ہش بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے حسب سابق اس دن ہر احمدی فرد کو ایک تنظیم اور متحدہ جدوجہد کے ساتھ فریضہ تبلیغ و اشاعت کے لئے پورے اخلاص اور ہمدردی سے مجاہدانہ رنگ سے نکلنا ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ مومن کا قدم خدا کے فضل سے ہمیشہ ترقی کی طرف جاتا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکا ہوا ہے۔ اور دنیا ایک ہولناک اور تباہ کن عذاب کی لپیٹ میں آ چکی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ بندگان خدا کو اسکی رحمت اور عفو کا دروازہ دکھانے کے لئے ہر قربانی اور ہر کوشش کو کام میں لائیں۔ اور صحابہ کرام رضؓ کی طرح اس جہاد میں شامل ہوں۔ اس لئے امید ہے کہ احباب کرام و عہدیداران اس دن کو کامیاب بنانے میں پوری سعی اور اخلاص سے کام لیں گے خصوصیت سے اس یوم تبلیغ پر ہندو سکھ اور عیسائی صاحبان کے لئے مناسب موقعہ اردو گورمکھی۔ انگریزی و ہندی ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے۔ چاہیئے کہ اتمام حجت کے لئے ایسے ٹریکٹ مناسب طریق سے بکثرت تقسیم کئے جائیں۔ ٹریکٹوں کی فہرست عنقریب شائع کی جائیگی۔ مہتمم نشر و اشاعت

درس الحدیث

اُمّۃً وَّسطاً کے معنی

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ شان بیان فرمائی ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ دُعا کرتے ہیں۔ وجعلنا للمتقین اماماً۔ کہ اے خدا ہمیں ایسا بنا کہ ہم خود اپنے سے پہلوں کی پیروی کریں۔ اور ہمارے بعد آنے والے ہماری پیروی کریں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جعلنٰکم امۃ وسطاً۔ کہ اے مسلمانو ہم نے تم کو امت وسطیٰ بنایا ہے۔ امت وسطیٰ کے کئی معنی کئے گئے ہیں۔ ایک تو عام معنی ہیں۔ کہ تم اعلےٰ درجہ کی امت ہو۔ دُوسرے یہ کہ تم درمیانی امّت ہو۔ یعنی افراط اور تفریط سے بالکل پاک ہو۔ دوسرے مذاہب ایسے نہیں۔ چنانچہ یہود کی تعلیم میں افراط پایا جاتا ہے۔ ان کی مذہبی کتابوں میں انتقام پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مگر انجیل تفریط کی طرف مائل ہے۔ اس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تم غلطی کو ہر حالت میں معاف کر دو۔ قرآن کریم افراط و تفریط سے پاک ہے۔ وُہ نہ یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تم ہر حالت میں ضرور معاف ہی کرو۔ اور نہ یہ کہتا ہے۔ کہ تم ہر موقعہ پر ضرور انتقام لو۔ بلکہ اس کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تم موقعہ اور محل کے مناسب کارروائی کرو۔ اگر انتقام لینا بہتر ہو۔ تو انتقام لو۔ اور اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو۔ تو معاف کرو۔ ان معنوں کے علاوہ امۃ وسطاً کے ایک اور معنے بھی ہیں۔ اور وُہ خدا تعالیٰ نے خود ہی فرما دیئے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم کو امت وسطیٰ بنایا ہے۔ لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیداً۔ تاکہ تم لوگوں پر نگران ہو۔ اور رسُول تم پر نگران ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی پوزیشن اور حیثیت بتائی ہے۔ فرمایا۔ تم درمیانی گروہ ہو۔ کیا مطلب ہے؟ یہ کہ تمہاری حیثیت ثانوی ہے۔ تم لوگوں کو دین سکھاؤ۔ اور رسُول تم کو دین سکھائے۔ اور پھر تابعین تم سے دین سیکھیں۔ اور تبع تابعین کو سکھائیں پھر تبع تابعین جو دین تابعین سے سیکھیں وُہ اپنے پیچھے آنے والوں کو سکھائیں۔ اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک چلتا جائے۔ یعنی مسلمانوں کی حیثیت ثانوی ہے۔ کہ وُہ خود سیکھیں۔ اور دوسروں کو سکھائیں دیکھو اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا جاتا۔ اور مسلمان پہلوں کی خوبیاں حاصل کرتے اور بعد میں آنے والوں کو اسی رنگ میں رنگین کرتے۔ تو محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نُور آخر تک چلتا اور فیج اعوج کا زمانہ نہ آتا۔ مگر افسوس مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور انہوں نے دنیا کے فیشن اختیار کر لئے۔ اور محمد رسُول اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے طور و طریق کو چھوڑ دیا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ میں احمدی نوجوانوں سے کہتا ہُوں۔ کہ وُہ دُنیا کے فیشن کو مت اختیار کریں۔ آج کل کے نوجوان یورپ کے فیشن کی بہت تقلید کرتے ہیں۔ داڑھیاں منڈاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے فیشن اختیار کئے ہُوئے ہیں۔ تمہارے سامنے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روشن نمونہ موجود ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نمونہ موجود ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمونہ موجُود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر موجُود ہے۔ آپ کا چہرہ اور داڑھی دیکھو۔ پھر بتاؤ۔ تم کس طرح داڑھی منڈا سکتے ہو۔

پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ مدنظر رکھو۔ بولتے ہنستے اُٹھتے۔ بیٹھتے بازاروں میں پھرتے ہر وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ ہمارے سامنے رہنا چاہیئے۔ اگر ہم اس طرح کریں گے۔ تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین ہوں گے۔ دیکھو غیر احمدی ہم کو ہمارے عقیدہ کی وجہ سے کافر تو بے شک کہیں۔ مگر فاسق نہ کہیں۔ فاجر نہ سمجھیں۔ رشوت لینے والا نہ سمجھیں۔ بدعہدی کرنے والا نہ خیال کریں۔ اور ہم ان کی ٹھوکر کا باعث نہ بن جائیں۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو درمیانی چیز بنایا ہے۔ تم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرو۔ اور اپنی پود کو اس رنگ میں رنگین کرو۔ اگر ہم اس زمانہ میں کمزوری اور غفلت کریں گے۔ تو آئندہ آنے والی نسلیں بالکل اس نمونہ کو چھوڑ دیں گی:۔

خاکسار عبدالکریم شرما۔

خطبہ الہامیہ اور غیر مبائعین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "خطبۂ الہامیہ" ایک نشانِ الٰہی ہے۔ جس کے متعلق ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب مجدد اعظم حصہ اول کے صفحہ ۶۶۴ پر لکھتے ہیں:۔

"یہاں میں ایک بات صاف کر دینا چاہتا ہُوں۔ اور وُہ یہ کہ یہ عربی خطبہ کوئی وحی الٰہی نہ تھا"

میں نے جب یہ عبارت پہلی دفعہ پڑھی۔ تو مجھے سخت حیرت ہوئی۔ کہ جس کتاب کے بڑے حصہ کو احمدی جماعت کا بچہ بچہ الہامی یقین کرتا ہے۔ اور جس کا نام خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "خطبہ الہامیہ" رکھ کر اسے دُنیا میں شائع فرمایا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب کو یہ شبہ کیونکر پیدا ہوا۔ کہ وُہ الہامی نہیں ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ قرآنی وحی کے الفاظ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے طبع زاد خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام اسلامی دُنیا اس کو جبرائیل کا لایا ہوا پیغام سمجھتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے دل میں خود ہی یہ شبہ پیدا ہوا ہے۔ اور خود ہی بلا کسی ضرورت کے اسے صاف کرنے بیٹھ گئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"خود حضرت اقدس مرزا صاحب نے کہیں نہیں لکھا۔ کہ یہ عربی خطبہ کوئی الہام الٰہی۔ یا وحی الٰہی تھا"

ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ اس کتاب کے سر ورق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ یہ وُہ کتاب ہے۔ جو میری طرف رب العباد کی طرف سے الہام کی گئی ہے۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ جہاں اس سرورق پر یہ لکھا ہے۔ "خُطْبَةُ اِلْهَامِيَّةٌ" وہاں اس کے نیچے یہ لکھا ہے۔ وَ اِنِّیْ عُلِّمْتُھَا اِلْھَامًا مِّنْ رَّبِّیْ وَ کَانَتْ اٰیَۃً۔ یعنی یہ میرے رب کی طرف سے الہام کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک نشان ہے۔ دیکھئے حضور نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ یہ الہامی طور پر مجھے اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اسے الہامی نہیں سمجھتے:۔

دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ھٰذا ھو الکتاب الذی الھمت حصۃ منہ من رب العباد فی یوم عید من الاعیاد فقرأتہ علی الحاضرین بانطاق الروح الامین۔ یعنی یہ وُہ کتاب ہے جس کا بڑا حصہ رب العباد کی طرف سے مجھ پر الہام کیا گیا ہے۔ ایک عید کے دن جس کو میں نے حاضرین کے سامنے روح الامین (جبرائیل) کے بلانے سے پڑھا"

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خطبہ کے بڑے حصہ کو الہامی خطبہ قرار دیا ہے۔

تیسری جگہ اسی سرورق پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ بل ھی حقائق اوحیت الیّ من رب الکائنات۔ یہ وُہ حقائق ہیں۔ جو وحی کئے گئے میری طرف میرے رب کی طرف سے:۔

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر وحی کا لفظ فرمایا ہے:۔

محمد ذکاء اللہ خان۔ از گھر بابا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر استقلال اور شجاعت

قرآن مجید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی یہ صفت بیان فرمائی ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (فتح ۴) کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ کیفیت ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں بہت سخت اور بہادر ہیں۔ ان کے سامنے وہ کبھی بزدلی اور نرمی کا اظہار نہیں کرتے بلکہ پورے طور پر شجاعت اور جوانمردی سے کام لیتے ہیں۔ اور آپس میں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ جو تعلق اور سلوک ہے۔ وہ بہت ہی مخلصانہ اور ہمدردی کا ہے۔ قرآن مجید کے اس فرمان کے پیش نظر جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح اور حالات پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے عزم استقلال شجاعت اور بہادری میں بے نظیر تھے۔ اور حقیقت میں وہ عالی مرتبہ وجود جس نے اپنے متبعین کو اپنے کامل نمونہ سے ایسی جان نثاریوں۔ قربانیوں اور شجاعت کا مالک بنادیا تھا۔ کہ آج دنیا انہیں دیکھ کر محو حیرت رہ جاتی ہے۔ وہ خود ان امور میں کیونکر یکتا اور بے مثل نہ ہوتا۔ چنانچہ آج کے مضمون میں آپ کے بعض ایسے واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے آپکی شجاعت عزم اور استقلال کا پتہ لگتا ہے۔

(۱)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنا فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے تھے۔ شرک پرستی کی تردید پر زور تھا۔ اور لوگوں کو توحید الہی کی طرف بلایا جاتا تھا۔ مکہ کے رئیس اور مقتدر لوگ اس بات کو اپنے مذہب کی توہین سمجھتے تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو سخت سے سخت اذیت پہونچاتے تھے۔ آخر جب وہ سختی کرتے کرتے تھک گئے۔ اور اپنے تشدد آمیز طریقوں سے عاجز آ گئے۔ تو انہوں نے سمجھا کہ شاید محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ذاتی شہرت اور بڑائی کی خاطر یہ تبلیغ کا طریق اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس لئے وہ باہمی مشورہ کر کے آپ کے چچا و سرپرست ابوطالب کے پاس آئے اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے دین کی وجہ سے شہر میں ایک فتنہ پھیل رہا ہے۔ اس لئے آپ انہیں سمجھائیں اور ہماری طرف سے کہدیں۔ کہ اگر انہیں سرداری کی خواہش ہے۔ تو ہم انہیں اپنا سردار بنانے کو تیار ہیں۔ اگر مال و دولت چاہیئے۔ تو ہم اتنا روپیہ انہیں دے دیتے ہیں۔ کہ وہ ہم سب سے زیادہ امیر ہو جائینگے۔ اور اگر کسی خوبصورت عورت سے شادی کرنے کا خیال ہے۔ تو وہ جس سردار کی لڑکی سے شادی کرنا پسند کریں۔ ہم کرا دیتے ہیں۔ مگر وہ اپنی اس تبلیغ کو بند کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی قریش کے روسا نے ابوطالب کو یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اگر ان سب باتوں کے باوجود بھی ان کا مقصد پورا نہ ہوا۔ تو یہ ان کی انتہائی ذلت ہوگی۔ اور ایسی حالت میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی اور کفالت کو ترک کر دیں۔ ابوطالب بھی ان باتوں سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر ساری کیفیت انہیں بتائی۔ اور اس بات کا بھی اشارہ کیا۔ کہ اے میرے بھتیجے اگر تمہیں ان باتوں میں سے کوئی بات بھی پسند نہ آئی۔ تو پھر میں اپنی قوم کے مقابل میں زیادہ عرصہ تیری کفالت نہیں کر سکونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساری باتوں کو تحمل اور صبر سے سنا۔ اور نہایت ہی رقت آمیز لہجہ میں کہا۔ کہ اے چچا اگرچہ ایک محسن ہونے کی وجہ سے آپ کی جدائی مجھ پر بہت شاق ہوگی۔ مگر دین کے معاملہ میں مجبوری ہے۔ قریش کا کوئی لالچ مجھے اپنے مقصد سے برگشتہ نہیں کر سکتا۔ وہ اگر میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لا کر رکھ دیں۔ تب بھی میں اپنے اس کام سے نہیں رک سکتا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد فرمایا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے اس اعلان حق سے نہیں روک سکتی۔ اللہ! اللہ!! آپ کا عزم اور استقلال کس درجہ کا تھا۔

(۲)

کفار مکہ کی وحشیانہ تکالیف سے تنگ آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ الہی حکم کے ماتحت ہجرت کر کے مدینہ آکر سکونت پذیر ہو گئے۔ مگر یہاں پر بھی دن رات اہل مکہ کی طرف سے حملہ کا خوف تھا۔ کیونکہ مکہ والوں نے یہ تہیہ کر لیا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی جہاں بھی ہوں انہیں چین نہیں لینے دینا۔ وہ ان کے ہجرت کر جانے سے اور بھی برانگیختہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت اس شکاری کی سی تھی۔ جس کا شکار اس کی نظروں کے سامنے زندہ بچ کر نکل جائے۔ غرض مدینہ میں یہ اطلاعات مسلسل آرہی تھیں۔ کہ مکہ کے کفار مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے مدینہ آیا ہی چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہی خطرناک ایام میں ایک رات مدینہ سے باہر کچھ شور پیدا ہوا۔ لوگ اکٹھے ہو کر باہر نکلے۔ تو انہیں راستہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ملے جو خطرہ کے مقام سے ہو کر واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ جلدی کی وجہ سے بغیر زین کے گھوڑے پر سوار تھے۔ اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔ جب آپ نے لوگوں کو دیکھا تو انہیں یہ کہہ کر گھروں کو واپس کیا۔ کہ میں دیکھ آیا ہوں خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کس درجہ بہادر تھے۔ اور ایسے وقت میں جب دشمن کی آمد آمد کا چرچا ہے رات کو اکیلے خطرہ کے ایسے مقام پر فوراً تشریف لے گئے۔ جہاں دوسرے لوگ اکیلے جانے سے احتراز کرتے تھے۔ اور وہ اکٹھے ہو کر ایک مجمع کی صورت میں اس طرف روانہ ہوئے۔

(۳)

۳ھ ہجری میں کفار مکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے اپنا انتقام لینے کے لئے مدینہ کی طرف یلغار کی۔ اور کچھ فاصلہ پر احد پہاڑی کے دامن میں اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کفار کی اس تیاری کی اطلاع مل چکی تھی۔ اس لئے آپ نے صحابہ کو جمع کر کے یہ مشورہ کیا۔ کہ کفار کے ساتھ مقابلہ کا کیا طریق اختیار کیا جائے یعنی مدینہ ہی میں رہ کر مشرکین مکہ کا دفاع کیا جائے۔ یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک رویا کی بناء پر یہ بہتر خیال فرماتے تھے۔ کہ مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور یہی رائے بعض دیگر صحابہ کی تھی مگر اکثر صحابہ خصوصاً نوجوان طبقہ کی یہ رائے تھی۔ کہ مدینہ سے باہر نکل کر کفار کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور انہوں نے اس امر پر اتنا اصرار کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی وقت اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور زرع اور خود وغیرہ جنگی لباس میں ملبوس ہو کر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ بہت اچھا احد کی پہاڑی پر جہاں کفار مقیم ہیں وہیں مقابلہ ہوگا۔ صحابہ نے جب یہ حالت دیکھی۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اصرار کی وجہ سے ہتھیار لگا کر آگئے ہیں۔ تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ جو رائے آپ کی اور دوسرے صحابہ کی ہے کہ مدینہ میں رہ کر ہی مقابلہ کیا جائے یہی بہتر ہے اور ہم اپنی رائے کو واپس لیتے ہیں۔ مگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا ینبغی لنبی یلبس لامتہ فیضعھا حتی یحکم اللہ تعالیٰ (بخاری جلد ۴) کہ نبی کی شان سے یہ بات بعید ہے۔ کہ وہ اپنے ہتھیار پہن کر پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر انہیں اتار دے۔ اب جو بات طے ہو چکی وہی ہوگی۔ اور مدینہ سے باہر نکل کر ہی کفار کا مقابلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد مدینہ کے منافقین کی طرف سے اسکی مخالفت بھی ہوئی۔ اور انکا سردار عین جنگ کے نازک مرحلہ پر تین صد افراد کو ہمراہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر مدینہ واپس آگیا۔ مگر آپ کے عزم راسخ میں کوئی تزلزل واقع نہ ہوا۔ بلکہ نہایت ہمت اور جرأت کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل کر کفار کا مقابلہ کیا اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لاثانی عزم اور استقلال کے مالک تھے۔ اور آپ اپنے دشمن کی کثرت یا منافقین کی دھوکہ بازی سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے۔ بلکہ ہر موقعہ پر بہادری۔ جوانمردی اور شجاعت سے کام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ میدان میں کامیاب ہوئے۔ (باقی دارد)

خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان

میری حلفی شہادت اور جناب مصری صاحب

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

اواخر فروری ۱۹۴۲ء میں عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے مجھے لکھا۔ کہ پیغام میں میرے متعلق ایک مضمون جناب شیخ عبد الرحمن صاحب (المعروف مصری) نے لکھا ہے۔ میرے پاس پیغام آتا نہیں۔ میرا خیال تھا صحافتی دیانت کے اصل پر یہ پرچہ میرے پاس بھیجا جائے گا۔ کچھ عرصہ تک انتظار کرنے کے بعد میں نے تلاش شروع کی۔ اور پرچہ ملا۔ تو بے اختیار میں نے کہا۔

شعر مرا بمدرسہ کہ برد

قبولیت دعا

میں ان ایام میں بیمار تھا۔ اور میری علالت کا سلسلہ آخر مارچ تک چلا گیا۔ بلکہ اس وقت تک بھی میں پورے طور پر شفا یاب نہیں۔ اور یوں بھی ستر سال کی عمر خود ہی طبعی انحطاط کا موجب ہوتی ہے۔ اپنے ایام علالت میں میں نے دعا کی کہ مولیٰ کریم تو جانتا ہے۔ کہ تیرے نام سے میں نے تیرے مرسل و مامور کی صداقت و تائید میں ایک شہادت حلفیہ دی اور یہ ناشناس انسان جوش عداوت میں اسے ملبس کرنا چاہتا ہے۔ اگر میری موت اس علالت میں مقدر ہے۔ تو بھی مجھے توفیق دے۔ کہ مرنے سے پہلے اس کا جواب دے سکوں۔ اس کے لئے میں تیرے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عزت و عظمت کا واسطہ دیتا ہوں۔ جو آپ تو نے حضرت کو دی ہے۔ اور اسے فرمایا انت منی بمنزلۃ توحیدی۔ خدا تعالےٰ نے میری اس دعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اور آج میں شیخ مصری کے مضمون پر نظر کرتا ہوں۔

۲۷ سال بعد ایک حلفی شہادت پر جرح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب حقیقۃ النبوۃ لکھی۔ تو اس میں تریاق القلوب کے مندرجہ مسئلہ جزی نضیلت پر بھی بحث آئی۔ اور تریاق القلوب کی اشاعت اور طباعت کے سال پر تاریخی شہادت درج ہوئی۔ اس موقعہ پر میں نے بھی ایک حلفی شہادت تاریخی حیثیت سے پیش کی۔ اس حلفی شہادت پر ۲۷ سال گزرتے ہیں اور اس کے بعد ۲۳ سال تک قریباً جناب مصری صاحب دامن خلافت سے وابستہ رہے اس لمبے زمانہ میں وہ ان عقاید کو (جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے ہیں) صحیح یقین کرتے رہے۔ بلکہ ارتداد اور اخراج کے بعد بھی ابتداً وہ انہی عقائد کو صحیح سمجھتے تھے۔ بعد میں ان کے عقائد میں کیوں تبدیلی ہوئی۔ اس بحث میں جانے کی مجھے ضرورت نہیں۔

خلاصہ شہادت

میری شہادت کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ تریاق القلوب ۱۸۹۹ء میں ختم ہو چکی تھی یعنے جس قدر مسودہ دیا تھا وہ لکھا اور طبع ہو چکا تھا۔ ۱۹۰۲ء کے اکتوبر میں ایک صفحہ اور ٹائیٹل پیج لگا کر اسے شائع کر دیا گیا۔ تریاق القلوب کی تالیف و طباعت اور اشاعت کے تفصیلی واقعات میری شہادت میں درج ہیں۔ اور وہ شائع شدہ بینات سے موثق ہیں۔ نفس واقعہ اسی قدر ہے۔ اس شہادت کی تردید اس طرح پر ہو سکتی تھی۔ کہ جناب شیخ صاحب واقعات کی روشنی میں اس کو غلط ٹھہراتے۔ میرا شائع شدہ بیان واقعات پر مبنی ہے۔ اور میں نے جب اس شہادت حلفیہ کو ادا کیا تھا ان کی اشاعت پر پندرہ سال گزر چکے تھے یہ کسی منصوبہ یا سازش کا نتیجہ نہ ہو سکتا تھا اس لئے وہ فرضی اور خیالی نہ تھے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ لاہور سے تعلق پیدا کرنے کے وقت تک جناب شیخ صاحب ان واقعات کو صحیح یقین کرتے تھے۔ نہ صرف وہ بلکہ میں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے اگر مصری صاحب کو اس سے اختلاف ہو۔ تو وہ جناب مولوی محمد علی صاحب سے مؤکد بعذاب حلفی بیان شائع کرائیں۔ میری شہادت کا آخری اور مرکزی حصہ یہ ہے کہ:۔

”یہ واقعات صحیح ہیں۔ اور تاریخی ثبوت اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور میں علم و یقین سے ان کو صحیح سمجھتا ہوں کہ ۱۸۹۹ء کے بعد بجز آخری ورق تریاق القلوب کے اور ٹائیٹل کے حضرت اقدس نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔“

مصری صاحب کا مطالبہ

تردید تو اس حقیقت کی کرنی چاہئے تھی مگر جناب شیخ صاحب نے اپنی چار سالہ تگ و دو کے بعد الحکم ۱۲ ,فروری ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۱۲ کا یہ اقتباس دیا ہے کہ

”حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعودؑ کی پہلی تصنیف اس سال اعجاز المسیح شائع ہوئی اور تحفہ گولڑویہ۔ تریاق القلوب۔ لجۃ النور خطبہ الہامیہ سال کے آخر حصہ تک برابر چھپتے رہے۔ اور بہت جلد یہ کتابیں قریباً سب کی سب شائع ہونے والی ہیں۔“

اس اقتباس کو دے کر جناب مصری صاحب فرماتے ہیں کہ۔ ”اعلان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ تریاق القلوب ۱۹۰۱ء کے آخر تک برابر چھپتی رہی۔ اب میں شیخ صاحب محترم سے باادب دریافت کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ درست ہے کہ

”اس کتاب کی کتابت و طباعت ۱۸۹۹ء میں ختم ہو چکی تھی۔ تو یہ کونسی تریاق القلوب ہے۔ جس کے متعلق آپ فروری ۱۹۰۲ء میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ ۱۹۰۱ء کے آخر تک برابر چھپتی رہی۔“

میں ہر شخص کا حق سمجھتا ہوں۔ کہ وہ میرے کسی شائع شدہ بیان پر جرح کرے۔ یا اپنی رائے کا اظہار کرے۔ مگر جناب مصری صاحب کو اپنے دعاوی علم و فضل اور ادعائے حق پسندی کے باوجود یہ سزاوار نہیں کہ میری طرف اس چیز کو منسوب کریں جس کا میں مدعی نہیں ہوں۔ میری شہادت میں ہرگز یہ درج نہیں کہ ”اس کتاب کی کتابت و طباعت ۱۸۹۹ء میں ختم ہو چکی تھی“ میں نے اپنی شہادت میں کتاب تریاق القلوب کی طباعت کی تفصیل دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معمول دربارہ تصنیف کتب کا بھی ذکر کر دیا تھا۔ پھر اس کی اشاعت کے اسباب کا اظہار بھی کر دیا گیا ہے۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ ”کتاب مذکور ۱۸۹۹ء میں ختم ہو گئی تھی یعنی جس قدر مسودہ حضرت نے دیا تھا۔ وہ لکھا جا کر طبع ہو گیا۔“

مصری صاحب کے مفہوم اور میرے بیان میں صریح امتیاز ہے۔ وہ کتاب کے ختم ہو جانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میں کتاب کے ختم کا مفہوم بتاتا ہوں۔ ورنہ تریاق القلوب کی اشاعت اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کیوں رکتی رہتی مصری صاحب نے الحکم ۱۲ فروری ۱۹۰۲ء (جو اس وقت میرے پاس نہیں) سے جو نتیجہ نکال کر جرح کی ہے وہ صحیح نہیں۔ اسکا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ کتابیں زیر طبع تھیں۔ اگر شیخ صاحب کا مفہوم صحیح ہو تو یہ تو ایسی ہی بات ہو گی۔ کہ کوئی شخص کہے کہ زید نے پلاؤ کی رکابی کھا لی اور مصری صاحب نتیجہ نکالیں کہ اسنے رکابی کی ٹھیکریاں بھی کھائیں۔ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

اگر یہ مفہوم صحیح ہو تو قرار دینا چاہیئے کہ اس وقت ضیاء الاسلام پریس میں چار پریس کام کرتے تھے۔ جو غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چونکہ شیخ صاحب کو تالیف طباعت کا تجربہ نہیں۔ انہیں اسلوب بیان سے مغالطہ ہوا اور وہ اپنے مغالطہ سے دوسروں کو منطقی مغالطہ دینے کی کوشش کرنے لگے۔

تریاق القلوب جب تک شائع نہ ہو جاتی وہ زیر طبع ہی کہلاتی تھی۔ اور اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ ہر وقت چھپتی رہتی تھی۔ میں صاف اور واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ اپنی حلفی شہادت میں بیان کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اور تاریخی شہادت اس کی تائید میں موجود ہے۔

کوئی تضاد نہیں

اپنے مضمون کے آخر میں شیخ صاحب نے میرے جذبات کو ابھارنے کی سعی کی ہے۔ کہ تاریخی سلسلہ میں اگر کوئی غلطی کسی سے سرزد ہو تو اسکی اصلاح میری قلم جنبش کرتی ہے۔ اس تضاد بیان کو بھی دور کروں۔ اگر میں خاموش رہوں تو شیخ صاحب یہ نتیجہ نکالیں گے کہ حلفیہ شہادت کے دینے میں مجھ سے غلطی ہوئی۔ اور یہ کہ ۱۹۰۱ء کے آخر میں حضرت اقدسؑ نے تریاق القلوب کا مضمون تحریر فرمایا ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ حضور ۱۸۹۹ء میں اس کا مضمون ختم کر چکے تھے۔“

یہ نتیجہ بھی غلط ہے۔ شیخ صاحب قاضی بھی رہے ہیں۔ اور جرح و تعدیل کے قواعد سے بھی واقف ہونے چاہئیں اگر شہادت اور اس کی جرح کے اصول کو نہیں سمجھتے۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل۔ بی ان کو بتا دیں گے۔ کہ جب گواہ پر جرح کی جاتی ہے۔ تو جس فریق کا وہ گواہ ہو۔ اسکو مکرر جرح کرکے اس کے بیان کو صاف کرانے کا حق ہوتا ہے۔ اور کسی تحریر کا مفہوم یا مطلب وہ صحیح قرار دیا جاتا ہے

جو لکھنے والا بیان کرے۔ اس اصل کو سمجھ لینے کے بعد میں روٹھے ہوئے بھائی سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی غلط فہمی کا نشانہ دوسروں کو نہیں بنائیں گے۔

الحکم ۱۲ر فروری ۱۹۰۱ء کے حوالہ کا مفہوم

میں صاف صاف الفاظ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ تریاق القلوب کی طباعت و اشاعت کے متعلق میری جو شہادت "حقیقت النبوت" میں مارچ ۱۹۱۵ء میں شائع ہوئی تھی وہ میری حلفی اور واقعات صحیحہ پر مبنی شہادت ہے۔ الحکم ۱۲ر فروری ۱۹۰۱ء کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کا صرف اسی قدر مفہوم ہے کہ وہ کتابیں جنکا ذکر ہے۔ ابھی اشاعت پذیر نہیں ہوئیں خواہ کوئی واقعی زیر طبع بھی ہو۔ مگر تریاق القلوب کے متعلق صرف زیر طبع کا مفہوم ہے

مولوی محمد علی صاحب سے حلف کا مطالبہ

اس امر کا ثبوت کہ تریاق القلوب میں سوائے آخری صفحہ کے اور کوئی مضمون نہیں لکھا گیا۔ قوی دلائل کے ساتھ خود حقیقۃ النبوۃ میں بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اور میں بھی اس کے متعلق بہت کچھ لکھ سکتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کو یہ یقین ہے کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت اقدس تریاق القلوب تالیف فرماتے رہے ہیں۔ تو ان کے تو علم کی یہ بات نہیں وہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس امر پر آمادہ کریں کہ وہ میرے بیان شہادت کے مقابلہ میں ایک مؤکد بہ عذاب حلفی بیان شائع کریں۔ کہ یہ واقعات جو میں نے اپنی شہادت مندرجہ حقیقۃ النبوۃ میں تریاق القلوب کے متعلق بیان کئے ہیں غلط ہیں۔ انکو اور کسی اور کو اب تک یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اُن کی تردید کرے اور نہ تردید ہو سکتی ہے

آخری بات

مکرم شیخ صاحب پانی بلونے کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔ میں جب آخری مرتبہ آپ سے غالباً دسمبر ۱۹۳۸ء میں ملا تھا۔ تو میں نے قدیم مراسم اخوت اور نصح دینی کے طور پر آپ کو اپنے اقدام سے توبہ اور رجوع کا مشورہ دیا تھا۔ اور میں نے سابق معاندین و منکرین کی ناکامیوں کو بھی پیش کیا تھا۔ میں اب بھی یہی کہوں گا۔ کہ اپنی جان پر اپنے اہل و عیال کی جان پر رحم کرو۔ اور اس طریق کو جو حق و صداقت کی مخالفت کا ہے۔ ترک کر کے واپس آجاؤ۔ آپ اس اولوالعزم وجود کو جسکی شفقت و احسان کو آپ بدل نہیں سکتے پہلے سے زیادہ محسن اور چشم پوش پائیں گے۔

میں اس مضمون کا جواب نہ لکھتا اگر آپ نے ایک مغالطہ پیدا کرنے کی سعی نہ کی ہوتی۔ مجھے آپ سے محبت رہی ہے۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

میں اس قسم کے قلمی جدال کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس سلسلہ میں آپ کو مخاطب نہیں کروں گا۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرے۔ اور آپ پھر اس ہاتھ پر جماعت کے ساتھ جمع ہو جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک جماعت کو جمع کرنے کے لئے پھیلایا ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ ما استکبر وما ابیٰ۔

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

۱۵ر فروری ۱۹۴۲ء کو آکٹرلونی مانومنٹ کے پاس پانچ بجے شام انجمن احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ایک کامیاب جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ نے جنگ کے بعد دنیا کا نظام نو کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ جہاں پہلے انبیاء مخصوص قوموں اور مخصوص علاقوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کا مقصد یہ تھا۔ کہ تمام بنی نوع انسان کو توحید کے جھنڈے تلے جمع کریں۔ اور تمام مخلوق کو اخوت کی سلک میں منسلک کر دیں تاکہ دنیا میں جو تنفر موجود ہے۔ اور جس نے دنیا کو مختلف مخالف کیمپوں میں تقسیم کر رکھا ہے جڑ سے اکھڑ جائے۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو جس کی آمد کی خبر جملہ انبیاء بالخصوص حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے دی تھی۔ مقرر نے بتایا۔ کہ آج دنیا میں نیشنل ازم سوشلزم۔ بالشوازم وغیرہ کی پرستش کی جا رہی ہے۔ اور موجودہ عالمگیر جنگ اسی کا نتیجہ ہے۔ اور ایسی تباہی دنیا پر آ رہی ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور دنیا میں امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلامی اصول پر عمل ہو۔ یہ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اور سینکڑوں غیر مسلموں اور غیر احمدیوں نے سنی۔

مولوی صاحب نے دوسری تقریر ۲۲ر فروری کو اسی جگہ کی جس میں بتایا۔ کہ دنیا میں تمام قومی اور نسلی امتیازات مٹا دینے چاہئیں۔ اسلام ان چیزوں کا قائل نہیں۔ اور اس نے عزت کی بنا تقوےٰ پر رکھی ہے۔ آج دنیا کے مدبرین ایک وفاق عالم قائم کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ مگر بانی اسلام علیہ السلام چودہ سو سال قبل اس کی اہمیت بیان فرما چکے ہیں۔ اور تمام دنیا کو ایک خدا کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دے چکے ہیں۔ اگر اس پر عمل کیا جاتا۔ تو دنیا سے بدی اور ظلمت کی طاقتیں جو آج دنیا میں ادھم مچا رہی ہیں ملیامیٹ ہو چکی ہوتیں۔ یا کم سے کم اپنے محدود دائروں کے اندر ہوتیں۔ اور دنیا تباہیوں سے بچ جاتی۔

تیسرا لیکچر کلکتہ میدان میں مولوی دوست احمد خانصاحب خادم۔ بی۔ ایل نے یکم مارچ کو دیا۔ آپ نے کہا۔ کہ جنگ کے بعد کے لئے جو نئے نظام اس وقت تجویز کئے جا رہے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک انہیں اسلامی اصول کے ماتحت نہ لایا جائے۔ مسلمانوں کو حکم ہے۔ کہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لائیں۔ اور ہم رام۔ کرشن بدھ۔ کنفیوشس۔ زرتشت سب کو خدا تعالیٰ کے راستباز مانتے ہیں۔ اور اسی طرح ان کی عزت کرتے ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسےٰ و حضرت موسےٰ علیہم السلام کی۔ اور یہی وہ تعلیم ہے۔ جو دنیا میں حقیقی امن قائم کر سکتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اسلام کے سوا باقی سب مذاہب کے ماننے والے یہی سمجھتے ہیں۔ کہ وحیٔ الٰہی صرف اُن کے ہی بزرگوں تک محدود ہے اور باقی سب اس سے محروم ہیں۔ اس کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی۔

۲ لغایت ۲۷ر مارچ چار جلسے کئے گئے اور کئی مسلموں اور غیر مسلموں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ دو نئے دوست داخل بیعت ہوئے۔ الحمد للہ

۸ر مارچ کو جو جلسہ ہوا۔ اس میں مولوی ظل الرحمن صاحب نے ایک گھنٹہ تبلیغ کی اور بتایا۔ کہ دنیا کے موعود مصلح کی آمد کی علامات جو قرآن کریم اور احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ پوری ہو چکی ہیں۔ دنیا میں عظیم الشان تباہی آ رہی ہے۔ جو مقامات کچھ عرصہ قبل عیش و نشاط کے مرکز تھے۔ آج ویرانوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ تو کیا ابھی موعود کل ادیان کی آمد کا وقت نہیں آیا۔ یہ مصائب اسی وجہ سے ہیں

کہ دنیا نے حضرت احمد علیہ السلام کی آواز کو نہ پہچانا۔

دوسری اور تیسری میٹنگ اس مقام پر ۱۵ اور ۲۲ فروری کو منعقد ہوئی۔ مولوی صاحب نے بتایا۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان تھے۔ اور آپ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آئے اور اس وجہ سے اسلام ہی ہے۔ جسے ملۃ ابراہیم حنیفا کہا جا سکتا ہے۔ دونوں لیکچر سینکڑوں غیر مسلموں اور غیر احمدیوں نے سُنے۔

۱۸ مارچ کو سید ہمایوں جاہ بی۔ اے کے مکان پر میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مولوی صاحب نے پھر تقریر کی۔ کئی عورتوں نے بھی پس پردہ اس تقریر کو سنا۔ (نشر و اشاعت)

ضرورت استاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کیلئے ایک بی۔ اے۔ ایس اے۔ وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ۵ ارمئی تک اپنی درخواستیں ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے نام بھجوا دیں۔ نقول سرٹیفکیٹ سفارشات ہمراہ ہوں انٹرویو کے متعلق بعد میں تاریخ مقرر کی جاویگی۔ انٹرویو کیلئے اخراجات امیدوار کو اپنی گرہ سے برداشت کرنے ہونگے۔

خاکسار محمد عبد القادر ہیڈ ماسٹر

ایک صنعتی سکول میں داخلہ کا اعلان

میو سکول آف آرٹس لاہور ایک مشہور صنعتی سکول ہے اس میں ہر قسم کا ہنر سکھایا جاتا ہے مثلاً لکڑی کا کام۔ لوہے کا کام۔ سونے چاندی کے زیورات کا کام۔ خراد کا کام۔ پینٹنگ۔ ماڈلنگ۔ ڈرائنگ وغیرہ۔ شرائط داخلہ یہ ہیں۔ امیدوار کی عمر چودہ برس یا اس سے زائد ہو۔ تعلیم آٹھویں جماعت پاس ہو۔ ہونہار امیدواروں کو گورنمنٹ ۵ روپے وظیفہ بھی دیتی ہے سکول کیساتھ بورڈنگ ہاؤس بھی ہے جہاں ۱۳ روپے ماہوار خرچ کا اندازہ ہے چونکہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد افسر صاحب میو سکول آف آرٹس لاہور کو داخلہ کا انتظام کریں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

وی۔پی آرہے ہیں

ہم نے حسب اعلانات سابقہ وی۔ پی ارسال کر دیئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ اب وی۔ پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی۔ احباب سے مکرر التجا ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر اس صبر آزما مشکلات کے دور میں ہمارے ساتھ تعاون فرماویں۔ جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے وہ بھی براہ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرماویں۔ (مینیجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

"وی" برائے وکٹری (فتح)

اگر عوام نے اپنے غیر ضروری سفر جاری رکھے تو پنجاب کی کپاس کو دُور دراز کارخانوں تک پہنچانے میں تاخیر ہوگی

آپ نہایت اشد ضرورت کے سفر ہی پیش نظر کریں!

ایک ریڈنگ روم کے نام الفضل جاری کرانیکی درخواست

ضلع سرگودھا کے ایک سکول کے ریڈنگ روم کے نام الفضل جاری کرنے کی درخواست موصول ہوئی ہے سکول کے ارباب بست وکشاد ایک سال کے لئے نصف قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ کیا کوئی مخیر دوست باقی نصف قیمت ادا کر کے اس کار ثواب میں حصہ لیں گے۔ رقم اس اعلان کے حوالہ سے مینیجر الفضل کے نام ارسال فرمائی جاوے۔

"مینیجر الفضل"

قابل فروخت اراضی سکنی

اندرون محلہ دار الفضل قادیان نزد مکان سردار خداداد خان صاحب بلوچ مرحوم تقریباً ایک کنال اراضی قابل فروخت موجود ہے۔ جس کے دو طرف پندرہ فٹ اور سات فٹ کے راستے ہیں۔ زمین با موقعہ ہے۔ قادیان میں باموقعہ اراضی پر مکان تعمیر کرنے کے خواہشمند احباب کیلئے نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ جو دوست اس اراضی کو خریدنا چاہیں۔ وہ دفتر جائیداد سے خط وکتابت کریں۔ اور چاہیں تو موقعہ پر اراضی بھی دیکھ لیں۔ اور قیمت کا فیصلہ کریں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

لاہور ٹیلیفون ۲۲۳۲ — باغبانپورہ ۳۰۹۲

پٹرول راشننگ کی وجہ سے کراؤن بس سروس نے

مورخہ ۱/۴/۴۲ سے اپنی سروسوں میں کمی کر دی ہے

اخبار میل

ہر صبح ۲۵-۷ چلا کرے گی

مینیجر کراؤن بس سروس چوک پل روڈ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عارضی انجینیروں کی چھ اسامیوں کیلئے جو صرف ایک سال کیلئے ہونگی۔ اور بشرط ضرورت میعاد بڑھائی بھی جا سکتی ہے۔ درخواستیں مطلوب ہیں ان اسامیوں کے پُر کرتے وقت اقلیتوں کیلئے ملازمتوں کے مجوزہ تناسب کا خیال رکھا جائیگا ریٹائرڈ ریلوے افسر یا وہ جو پہلے ہی ریلوے سروس میں ہیں نہیں لئے جائیں گے۔

اوصاف:۔ امیدواران کیلئے ضروری ہے کہ انہوں نے انسٹی ٹیوٹ آف انجینیرز انڈیا کے ایسوسی ایٹ ممبرشپ اگزامینیشن کا A اور B سیکشن پاس کیا ہو یا وہ ایسے اوصاف کے حامل ہوں جو انسٹی ٹیوشن کے منظور شدہ ہوں۔ اور انہیں یہ سیکشن پاس کرنے سے مستثنے رکھتے ہوں یا ان کے پاس انجینیرنگ کی ڈگری ہو۔ یا کسی منظور شدہ یونیورسٹی یا کالج کا ڈپلومہ ہو۔

عمر کی میعاد:۔ یکم اگست ۱۹۴۲ء کو عمر ۲۰ بیس سال سے کم اور پچاس سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔

تنخواہ وغیرہ:۔ تین ماہ کی کامیاب ٹریننگ کے بعد جس کے دوران میں منتخب شدہ امیدوار کو ۲۵۰ روپے ماہوار ملیں گے انکا تقرر ۳۵۰ روپیہ ماہوار پر عمل میں لایا جائیگا۔ اگر انہیں سال سے زائد عرصہ کیلئے رکھا جائے تو پچیس روپے سالانہ کی ترقی دی جائے گی۔ لیکن تنخواہ زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ روپیہ تک جائیگی۔ جو امیدواران خاص اوصاف اور عملی تجربہ رکھتے ہونگے۔ ان کی ابتدائی تنخواہ زیادہ ہوگی جو ۴۵۰ روپے ماہانہ سے زائد نہ ہوگی۔ منتخب شدہ امیدواران کیلئے یہ اجازت نہ ہوگی کہ پراویڈنٹ فنڈ میں روپیہ کٹوائیں نہ وہ گریجوٹی یا پنشن کے حقدار ہونگے۔ چھٹی کیلئے عارضی ریلوے ملازمین کے قواعد ان پر اطلاق پائیں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۷ مئی ۱۹۴۲ء ہے درخواستوں کیساتھ چیف کیشیر یا ٹریژرر دفتر ڈیلی کی ہوئی پانچ روپیہ فیس کی رسید شامل ہونی چاہیئے۔

مکمل تفصیلات جنرل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک لمبا لفافہ آنے پر بھیجی جا سکتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پورا پتہ درج ہو اور اسکے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھے ہوں

"عارضی انجینیروں کے لئے خالی اسامیاں"

جنرل مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۲ رمئی - ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے جمعہ کی شام کو مانڈلے پر قبضہ کر لیا ہے۔ کسی برطانوی یا چینی ذریعہ سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن تازہ ترین اطلاعات سے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ مانڈلے سخت خطرہ میں ہے۔ باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ چونکہ لاشیو پر دشمن کا پہلے ہی قبضہ ہو چکا ہے۔ اس لئے مانڈلے کی حفاظت کے لئے بھاری نقصانات برداشت کرنا بے فائدہ ہے۔

لنڈن - ۲ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں برما روڈ پر ہسوی کے مقام تک چلی گئی ہیں - یہ ایک چھوٹی سی بندرگاہ ہے جو لاشیو سے پچیس میل شمال کی طرف ہے۔ اتنا آگے بڑھ جانے کی وجہ سے جاپانی اپنے رسل و رسائل کے ذرائع کے کٹ جانے کا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ اگرچہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ چینی تعداد کے لحاظ سے یا جغرافیائی طور پر اتنے طاقتور ہیں کہ وہ اس رقبہ پر حملہ کر کے جاپانیوں کے ذرائع رسل و رسائل کو کاٹ سکیں۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی فوجیں ہندوستان کی سرحد کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جنرل الیگزینڈر کے ہیڈ کوارٹر کی ایک اطلاع ہے کہ مانڈلے سے ستر میل جنوب کی طرف میکٹلا کے علاقہ سے اتحادی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

دہلی - ۲ رمئی - ایک فوجی افسر نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی بندرگاہوں پر جس جاپانی بیڑے نے حملہ کیا تھا وہ اب واپس چلا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیڑا گشت کرنے کے لئے آیا تھا۔ جہاں تک ہندوستان پر حملے کا تعلق ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ جب تک برما میں جاپانیوں کا مکمل تسلط نہیں ہو جاتا خشکی اور ہوا کے راستے ہندوستان پر چڑھائی کرنا ان کے لئے مشکل ہوگا۔ آسام کو بھی شمال مشرقی سرحد سے کوئی خطرہ نہیں۔

سٹاک ہالم - ۲ رمئی - سویڈن کے اخبارات کے نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہٹلر اور مسولینی کے درمیان جو ملاقات ہوئی - اس میں پولیٹیکل نوعیت کے سوالات کی بجائے فوجی نوعیت کے سوالات زیادہ تر زیر بحث لائے گئے - اس ملاقات کا نتیجہ غالباً یہ ہوگا - کہ مزید اطالوی فوجیں مشرقی محاذ پر بھیجی جائیں گی - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں فرانس کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث لایا گیا۔

واشنگٹن - ۲ رمئی - اب جبکہ لاشیو اتحادیوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے برما روڈ کی بجائے کسی اور راستہ سے چین کو سامانِ جنگ بھیجنے کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے بہت سے ماہرین کا خیال ہے کہ اب چین کو جلد از جلد امداد پہنچانے کا طریق یہ ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر سامانِ جنگ بھیجا جائے۔

دہلی - ۲ رمئی - شہری آبادی کے لئے شناختی بِلّے جاری کرنے کی سکیم کئی پراونشل گورنمنٹوں نے منظور کر لی ہے - چنانچہ پراونشل گورنمنٹوں کے لئے حکومتِ ہند کثیر تعداد میں یہ بِلّے تیار کرا رہی ہے - ایک بِلّے کی قیمت صرف ایک آنہ ہوگی - ہوائی حملوں سے ہلاک ہونے والوں کی شناخت ان بِلّوں سے باسانی ہو سکے گی - اور اُن کے وارثوں کو معاوضہ طلب کرنے میں بھی آسانی ہوگی - یہ بِلّے گلے میں بھی ڈالے جا سکتے ہیں - اور کلائی پر بھی باندھے جا سکتے ہیں۔

الٰہ آباد - ۲ رمئی - آج صبح آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوا - جس میں کانگرس نے مسٹر راجگوپال اچاریہ کی اس قرارداد کو جس میں مسلم لیگ کی تجویز تقسیم ہند کی حمایت کی گئی تھی - مسترد کر دیا - مسٹر راجگوپال اچاریہ کے حق میں ۱۵ اور مخالفت ۱۲۰ آراء تھیں - اپنی قرارداد کی حمایت میں مسٹر راجگوپال اچاریہ نے جو تقریر کی - اس میں کہا - کہ ہندوستان کے اتحاد و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان کا مطالبہ تسلیم کر لیا جائے - مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ان پر جابرانہ اقدام قائم کرنا ناممکن ہے - آخر میں آپ نے کہا - میں ایوان کو متنبہ کرتا ہوں - کہ مدراس کانگرس سے الگ ہو جائیگا اور اس کے بعد ہندوستان کے اتحاد کی گفت و شنید سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ صدر کانگرس نے کہا مسلم لیگ اور کانگرس کے مابین سمجھوتے کا بہترین طریق یہ تھا۔ کہ دونوں جماعتوں کے نمائندے منتخب کئے جاتے - اور یہ منتخب نمائندے مل کر کوئی ایسا حل تلاش کرتے جو دونوں جماعتوں کے لئے قابلِ قبول ہوتا - آپ نے کہا - میں اب بھی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلا کر اس سے یہ کہنے کے لئے تیار ہوں - کہ مسلم لیگ سے بات چیت کرنے کے لئے پانچ نمائندے منتخب کرے - تاکہ وہ مسلم لیگ کے پانچ نمائندوں کے ساتھ بات چیت کر کے کوئی باعزت سمجھوتہ تیار کر سکیں۔

نئی دہلی - ۲ رمئی - برما کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ایراودی کے محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - مانڈلے کے محاذ سے تمام برطانوی فوجوں کو پیچھے ہٹایا جا رہا ہے - یہ فوجیں ایراودی کے شمال میں نئے مورچے سنبھال رہی ہیں - برطانی فوجوں نے تمام سڑکوں اور پلوں کو اُڑا دیا ہے۔

قاہرہ - ۲ رمئی - امریکہ کے فوجی مشن کے لیڈر میجر جنرل رسل میکسویل نے آج پریس کانفرنس میں اس بات کا انکشاف کیا - کہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی فوجیں موجود ہیں - اور امریکہ کے بنے ہوئے بے شمار تباہ کن اور بمبار ہوائی جہاز مشرق وسطیٰ کی لڑائی میں حصہ لے رہے ہیں - علاوہ ازیں ہوابازوں کی تربیت کے لئے ایک خاص سکول بھی کھولا گیا ہے۔

لنڈن - یکم مئی - "یوم مئی" کے موقعہ پر سٹالن نے ایک پیغام رُوسی مزدوروں فوجوں اور باشندوں کے نام نشر کیا - جس میں امریکہ اور برطانیہ کا اُس امداد کے لئے شکریہ ادا کیا جو انہوں نے رُوس کو دی - آپ نے کہا - ہم نے جرمنی پر کاری ضرب لگائی ہے - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے سروں سے خطرہ ٹل گیا ہے، ہمیں ابھی نہایت خوفناک دنوں کا مقابلہ کرنا ہے - تاہم مجھے یقین ہے - کہ ہم ۱۹۴۲ء میں جرمن حملہ آوروں کو آخری شکست دے کر اپنے ملک سے نکال دیں گے۔

لنڈن - یکم مئی - جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ برسلز کے قریب ایک کیمیکل کارخانہ میں زور کا دھماکا ہوا جس سے دو سو آدمی ہلاک اور ایک ہزار کے قریب مجروح ہوئے - اس حادثہ کی وجہ معلوم کرنے کے لئے نازی افسر دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔

لنڈن - یکم مئی - کل رات شمال مشرقی اور مشرقی انگلستان کے بعض مقامات پر پچاس کے قریب جرمن طیاروں نے بمباری کی - جن میں سے سات طیارے گرا لئے گئے ان حملوں سے بہت تھوڑے آدمی ہلاک یا زخمی ہوئے۔

لاہور - یکم مئی - گورنر جنرل نے پنجاب اسمبلی کے اُس پاس کردہ قانون کی منظوری دیدی ہے، جو مزاروں اور خانقاہوں میں پیشہ ور عورتوں کے گانے کے متعلق ہے - خلاف ورزی کرنے والے کو چھ ماہ قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ تک کی سزا ہو سکتی ہے۔

ماسکو - ۲ رمئی - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بحیرۂ بالٹک کا رُوسی بیڑہ جنگ کے آغاز سے لیکر اب تک دشمن کا ایک تباہ کن جہاز - ایک کروزر - ۱۸ تارپیڈو کشتیاں اور ۱۸ آبدوزیں غرق کر چکا ہے - اس دوران میں ہوائی جہاز اور طیارہ شکن توپیں دشمن کے ۱۷۲۱ ہوائی جہازوں کو تباہ کر چکی ہیں۔

کراچی - ۲ رمئی - جہاز رانی کی مشکلات کے پیش نظر چیف کنٹرولر آف امپورٹس نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم مئی ۱۹۴۲ء سے لیکر جون ۱۹۴۲ء تک کے عرصہ میں اخبارات کے کاغذ کے کوٹہ میں پچیس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی